تقریر بابت سیرت رسولؐ
وقت 5-7 منٹ

❁❁❁ تقریر ❁❁❁

اَنَا اللَّبِنَۃُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖن (حضرت محمدؐ)

مَیں وہ اینٹ ہوں اور مَیں خَاتَمُ النبیین ہوں

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا (الاحزاب:41)

کہ محمدؐ تمہارے (جیسے) مَردوں میں سے کسی کا باپ نہیں بلکہ وہ اللہ کا رسول ہے اور سب نبیوں کا خاتَم ہے اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔

خلائق کے دل تھے یقین سے تہی
بتوں نے تھی حق کی جگہ گھیر لی
ضلالت تھی دنیا پہ وہ چھا رہی
کہ توحید ڈھونڈے سے ملتی نہ تھی
ہوا آپ کے دم سے اِس کا قیام
عَلَيْكَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكَ السَّلَام

معزز سامعین! مجھے آج اِس محفل میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی ایک اہم فضیلت اَنَا اللَّبِنَۃُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖن کہ مَیں وہ اینٹ ہوں اور مَیں خَاتَمُ النبیین ہوں، پر روشنی ڈالنی ہے۔ حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب اپنے ذخیرہ احادیث بعنوان حدیقۃُ الصالحین میں اِس عنوان کے تحت احادیث کی چار مختلف کتب صحیح بخاری، صحیح مسلم، ترمذی اور مشکاۃ المصابیح سے "اُمّتِ محمدیہ اور اُمّتی نبی" کے عنوان کے تحت بہت سی احادیث کے ساتھ چار ایسی احادیث لائے ہیں جن کا تعلق آج میری تقریر سے ہے۔ اِن چاروں احادیث کے الفاظ قدرے مختلف ہیں۔ اِن چاروں احادیث کو یکجائی طور پر پیش کرنا مقصود ہو تو یہ ترجمہ ہو گا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری مثال اور مجھ سے قبل انبیاء کی مثال اُس شخص کی طرح ہے (ایک روایت میں اُس محل کی طرح کے الفاظ ہیں) جس نے ایک عمارت بنائی (گھر بنایا یا محل بنایا) جس کی تعمیر بڑے خوبصورت انداز میں ہوئی۔ اُسے خوب آراستہ پیراستہ کیا گیا۔ لوگ اس محل کے اندر گھومنے پھرنے لگے اور باہر طواف کرنے لگے اور اس محل کی خوبصورتی پر حیران ہونے لگے۔ دل میں یہ کہنے لگے کہ محل تو بہت خوبصورت ہے لیکن اس محل کے ایک کونے میں اینٹ کی جگہ کیوں خالی چھوڑی گئی ہے۔ جس پر مَیں نے کہا کہ وہ مَیں ہوں جس نے اِس اینٹ کی جگہ کو پُر کیا۔ میرے ذریعہ یہ عمارت تکمیل میں اعلیٰ اور حُسن میں بے مثال ہوگئی ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ فَاَنَا اللَّبِنَۃُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖن کہ وہ اینٹ میں ہوں اور مَیں نبیوں کا خاتَم ہوں۔

(بخاری کتاب المناقب، مسلم کتاب الفضائل، ترمذی کتاب المناقب، مشکوۃ المصابیح، کتاب الفضائل)

سامعین! اَللَّبِنَۃُ عربی زبان کا لفظ ہے۔ اِس کے لغوی معنی ایسی اینٹ اور خِشت کے ہیں جو پُرانے زمانہ میں ایسی Mud اور Clay سے تیار ہوتی تھی جو بغیر پکائے مضبوط اور خوبصورت ہو اور کسی جگہ اُس کو چُننے سے وہ جگہ بھی خوبصورت لگنی لگے۔ تَلَبَّن کے معنی تَمَثَّكَ کے ہیں یعنی جس سے عمارت مضبوط سے مضبوط تر ہو۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اِن الفاظ سے اوّل تو آپؐ کی فضیلت واشگاف ہو رہی ہے اور آپؐ پر نبوت ختم بھی ہو رہی ہے۔ یہ بھی اپنی ذات میں ایک فضیلت ہے اور تیسری بات یہ ہے کہ وہ عمارت جو انبیاء کے ذریعہ تعمیر ہو رہی تھی۔ اُس کی تکمیل ایک ایسی خوبصورت اور مضبوط اینٹ سے ہوئی جس کو حضورؐ نے اَنَا اللَّبِنَۃُ فرمایا کہ وہ

آخری اینٹ مَیں ہی ہوں یعنی انبیاء کی لڑی میں آخری خوبصورت موتی۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے تَاء پر زبر یعنی فتحہ کے ساتھ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں جس کے معانی افضل کے ہوتے ہیں یعنی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم افضل النَّبِیّٖنَ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم معراج کے سفر میں ساتویں آسمان پر پہنچے جو سدرۃُ المنتہی کہلاتا ہے۔ آپؐ نے اِسی سفر میں تمام انبیاء کی نماز میں امامت بھی کروائی۔ حضرت عائشہؓ جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ نصف علم اگر کسی نے سیکھنا ہے تو حضرت عائشہؓ سے سیکھے، نے فرمایا قُوْلُوْا خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ وَلَا تَقُوْلُوْا لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خَاتَمُ الانبیاء تو کہو مگر یہ نہ کہو کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ آپؐ نے اپنے متعلق فرمایا کہ

اِنِّیْ عِنْدَ اللّٰہِ فِیْ اُمِّ الْکِتَابِ لَخَاتَمُ النَّبِیّٖنَ وَاِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِیْ طِیْنَتِہٖ

(حدیقۃ الصالحین حدیث نمبر 983)

کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مَیں اللہ تعالیٰ کے حضور اُس وقت سے اُمُّ الکتاب میں خَاتَمُ النّبیین لکھا گیا ہوں جبکہ ابھی آدم کو گارے اور پانی سے ٹھوس شکل دی جارہی تھی۔ حضرت علیؓ نے اپنے نواسوں حضرت حسن اور حضرت حسین علیہم السلام کے استاد کو ہدایت فرمائی تھی کہ میرے بچوں کو خَاتَمُ النبیین میں تاء پر فتحہ کے ساتھ پڑھانا۔

سامعین! ابھی لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ کی بات ہوئی ہے۔ اِس کی تصدیق ایک اور حدیث سے ہوتی ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم پر جاتے حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کو مدینہ میں اپنا نائب اور امیر مقرر فرمایا یہ کہتے ہوئے اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اِلَّا اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ

(مسلم کتاب الفضائل)

کہ مَیں تمہیں اپنا نائب یا امیر مقرر کر رہا ہوں تم میرے لئے ایسے ہو جیسے موسیٰؑ کے لیے ہارونؑ، مگر میرے بعد نبی نہیں ہے۔

بخاری کی روایت ذرا مختلف ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم تبوک جانے کے لئے نکلے اور حضرت علیؓ کو مدینہ میں اپنا قائمقام مقرر کیا۔ حضرت علیؓ نے کہا کہ آپؐ مجھے بچوں اور عورتوں میں پیچھے چھوڑ کر جاتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ آپؓ خوش نہیں ہوتے کہ آپؓ کا مقام مجھ سے وہی ہے جو ہارونؑ کا موسیٰؑ سے تھا مگر یہ بات ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

(بخاری کتاب المغازی)

مسند احمد بن حنبل کی روایت میں تو اَنَّکَ لَسْتَ بِنَبِیٍّ کے الفاظ ہیں کہ البتہ تو نبی نہیں ہے۔

لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ سے شرعی نبوت مراد ہے۔ حضورؐ نے اپنے بیٹے حضرت ابراہیمؓ کی وفات پر فرمایا کہ اگر ابراہیم زندہ رہتا تو نبی ہوتا۔ اِسی طرح کے الفاظ آپؐ نے حضرت عمرؓ کے لئے بھی استعمال فرماتے۔

(ترمذی)

حاضرین! مَیں نے ابھی جو کہا ہے کہ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ میں شرعی نبوت مراد ہے۔ کیونکہ حضورؐ نے فرمایا اَبُوْبَکْرٍ اَفْضَلُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ نَبِیًّا کہ ابو بکرؓ اس امت میں سب سے افضل ہیں سوائے اس کے کہ کوئی نبی مبعوث ہو۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث نمبر 992)

آپؐ نے اپنے بعد مجددین کے آنے کی پیشگوئی فرمائی۔ آپؐ نے اپنے بعد خلافت علی منہاج النبوۃ کی پیشگوئی فرمائی اور غیر تشریعی نبی کی آمد کے متعلق خوشخبری دی۔

سامعین! خَاتَم کے معنی مُہر کے بھی ہیں۔ جو تصدیق کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے پر خاتم النبیین کی مہر کا نشان تھا۔ جس کو حضرت ابو طالب کے ایک سفر کے دوران ایک راہب نے آپؐ کے کندھے پر دیکھا بھی تھا۔ آپؐ کی تصدیق کے ساتھ وہ نبی ہو سکتا ہے جو غیر تشریعی نبی ہو۔ آپؐ کی تعلیمات پر عمل کرنے والا ہو۔ قرآن کریم کے تابع ہو۔

پس آپؐ کے اِس مختصر سے الفاظ میں آپؐ کا بلند مقام اور اعلیٰ مدارج کا ذکر ہے اور تمام گزشتہ انبیاء سے افضل واکرم قرار پائے۔ راہب والی مکمل حدیث یوں ہے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو طالب روسائے قریش کے ہمراہ شام کے سفر پر روانہ ہوئے تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ جب راہب کے پاس پہنچے وہ سواریوں سے اُترے اور انہوں نے اپنے کجاوے کھول دیئے۔ راہب ان کی طرف آنکلا حالانکہ (روسائے قریش) اس سے قبل بھی اس کے پاس سے گزرا کرتے تھے لیکن وہ ان کے پاس نہیں آتا تھا اور نہ ہی ان کی طرف کوئی توجہ کرتا تھا۔ حضرت ابو موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ لوگ ابھی کجاوے کھول ہی رہے تھے کہ وہ راہب ان کے درمیان چلنے لگا یہاں تک کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچا اور آپؐ کا ہاتھ پکڑ کر کہا: یہ تمام جہانوں کے سردار اور رب العالمین کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر مبعوث فرمائے گا۔ روسائے قریش نے اس سے پوچھا آپ کیسے جانتے ہیں؟ اُس نے کہا: جب تم لوگ گھاٹی سے نمودار ہوئے تو کوئی پتھر اور درخت ایسا نہیں تھا جو سجدہ میں نہ گر پڑا ہو اور وہ صرف نبی ہی کو سجدہ کرتے ہیں نیز مَیں انہیں مہر نبوت سے بھی پہچانتا ہوں جو ان کے کاندھے کی ہڈی کے نیچے سیب کی مثل ہے۔ پھر وہ واپس چلا گیا اور اُس نے ان لوگوں کے لئے کھانا تیار کیا۔ جب وہ کھانا لے آیا تو آپؐ اونٹوں کی چراگاہ میں تھے۔ راہب نے کہا انہیں بلالو۔ آپؐ تشریف لائے تو آپ کے سر پر بادل سایہ فگن تھا اور جب آپ لوگوں کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ تمام لوگ (پہلے سے ہی) درخت کے سایہ میں پہنچ چکے ہیں لیکن جیسے ہی آپؐ تشریف فرما ہوئے تو سایہ آپؐ کی طرف جھک گیا۔ راہب نے کہا: درخت کے سائے کو دیکھو وہ آپؐ پر جھک گیا ہے۔ پھر راہب نے کہا: مَیں تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ ان کا سرپرست کون ہے؟ انہوں نے کہا ابو طالب! چنانچہ وہ حضرت ابو طالب کو مسلسل واسطہ دیتا رہا یہاں تک کہ حضرت ابو طالب نے آپؐ کو واپس (مکہ مکرمہ) بھجوا دیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ کے ہمراہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور راہب نے آپؐ کے ساتھ زادِ راہ کے طور پر کیک اور زیتون پیش کیا۔"

(الترمذی کتاب المناقب عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الرقم:3620)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ہمیں اللہ تعالیٰ نے وہ نبی دیا جو خاتم المومنینؐ، خاتم العارفینؐ اور خاتم النبیینؐ ہے اور اسی طرح پر وہ کتاب اس پر نازل کی جو جامع الکتب اور خاتم الکتب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو خاتم النبیین ہیں اور آپ پر نبوت ختم ہو گئی۔ تو یہ نبوت اس طرح پر ختم نہیں ہوئی جیسے کوئی گلا گھونٹ کر ختم کر دے۔ ایسا ختم قابل فخر نہیں ہوتا۔ بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہونے سے یہ مراد ہے کہ طبعی طور پر آپ پر کمالات نبوت ختم ہو گئے۔ یعنی وہ تمام کمالات متفرقہ جو آدمؑ سے لے کر مسیح ابن مریمؑ تک نبیوں کو دیئے گئے تھے۔ کسی کو کوئی اور کسی کو کوئی، وہ سب کے سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں جمع کر دیئے گئے اور اس طرح پر طبعاً آپؐ خاتم النبیین ٹھہرے اور ایسا ہی وہ جمیع تعلیمات، وصایا اور معارف جو مختلف کتابوں میں چلے آتے ہیں وہ قرآن شریف پر آکر ختم ہو گئے اور قرآن شریف خاتم الکتب ٹھہرا۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 341-342 ایڈیشن 1984ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"....آپ ایک ایسے زمانہ میں مبعوث اور تشریف فرما ہوئے جب کہ زمانہ نہایت درجہ کی ظلمت میں پڑا ہوا تھا اور طبعاً ایک عظیم الشان مصلح کا خواستگار تھا اور پھر آپ نے ایسے وقت میں دنیا سے انتقال فرمایا جب کہ لاکھوں انسان شرک اور بت پرستی کو چھوڑ کر توحید اور راہ راست اختیار کر چکے تھے۔ اور در حقیقت یہ کامل اصلاح آپ ہی سے مخصوص تھی کہ آپ نے ایک قوم وحشی سیرت اور بہائم خصلت کو (جانوروں کی طرح جیسی قوم تھی ان کو) انسانی عادات سکھلائے یا دوسرے لفظوں میں یوں کہیں کہ بہائم کو انسان بنایا (جانوروں کو انسان بنایا) اور پھر انسانوں سے تعلیم یافتہ انسان بنایا اور پھر تعلیم یافتہ انسانوں سے باخدا انسان بنایا اور روحانیت کی کیفیت ان میں پھونک دی اور سچے خدا کے ساتھ ان کا تعلق پیدا کر دیا۔ وہ خدا کی راہ میں بکریوں کی طرح ذبح کئے گئے اور چیونٹیوں کی طرح پیروں میں کچلے گئے مگر ایمان کو ہاتھ سے نہ دیا بلکہ ہر ایک مصیبت میں آگے قدم بڑھایا۔ پس بلاشبہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم روحانیت قائم کرنے کے لحاظ سے آدم ثانی تھے بلکہ حقیقی آدم وہی تھے جن کے ذریعہ اور طفیل سے تمام انسانی فضائل کمال کو پہنچے اور تمام نیک قوتیں اپنے اپنے کام میں لگ گئیں اور کوئی شاخ فطرت انسانی کی بے بار و بر نہ رہی اور ختم نبوت آپ پر نہ صرف زمانہ کے تأخّر کی وجہ سے ہوا بلکہ اس وجہ سے بھی کہ تمام کمالات نبوت آپ پر ختم ہو گئے اور چونکہ آپ صفات الٰہیہ کے مظہر اتم تھے اس لئے آپ کی شریعت

صفات جلالیہ و جمالیہ دونوں کی حامل تھی اور آپ کے دونام محمد اور احمد صلی اللہ علیہ وسلم اسی غرض سے ہیں اور آپ کی نبوت عامہ میں کوئی حصہ بخل کا نہیں بلکہ وہ ابتدا سے تمام دنیا کے لئے ہے۔"

(لیکچر سیالکوٹ۔روحانی خزائن جلد20 صفحہ 207-206)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"ہر مسلمان کا یہ عقیدہ ہے اور اس پر کامل ایمان کے بغیر کوئی مسلمان مسلمان کہلا ہی نہیں سکتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور آپ پر شریعت مکمل ہو چکی ہے۔ لیکن یہ فتنہ پرداز مولوی عوام الناس کے جذبات کو اس بات سے انگیخت کرتے ہیں کہ احمدی عقیدہ ختم نبوت پر ایمان نہیں رکھتے۔ اس پر سوائے اِنَّ اللّٰہِ پڑھ کر لَعْنَتُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ کہا جائے اس کے علاوہ کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ جو احمدی کہلاتے ہوئے پھر اس بات پر ایمان نہیں رکھتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں وہ فاسق، فاجر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اور جماعت احمدیہ مسلمہ کا ایسے شخص سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہاں یہ بات ضرور ہے کہ احمدی ختم نبوت کی وہ تعریف کرتے ہیں جو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی اور جس کو قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا کہ اب کوئی نبی نہیں آ سکتا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور آپ کی لائی ہوئی شریعت سے باہر ہو۔"

(خطبہ جمعہ 16، دسمبر 2016ء)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

(کمپوزڈ: منہاس محمود۔ جرمنی)